سوال

(180)مرحوم کے ورثاء میں دوبیٹے اور بیٹیاں پھر مزید ایک بیٹے کا فوت ہوجانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ ایک شخص حکیم نامی فوت ہوگیا جس نے ورثاء میں سے دوبیٹے حاجی مٹھواور حاجی میوداوردو بیٹیاں مسمات بھراں اور بختاور چھوڑے اس کے بعد حاجی مٹھو فوت ہوگیا جس نے ورثاء میں سے دوبیٹے حاجی حسین اور دوسرا گونگا نامی تھا اور آٹھ بیٹیاں چھوڑیں اس کے بعد حاجی میو دفوت ہوگیا جس نے ورثاء میں سے ایک بیوی اور دو بھتیجے چھوڑے۔ چویعت محمدی کے مطابق بتائیں ہر ایک کو کتنا حصہ ملے گا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے میت کی ملکیت سے کفن ودفن کا خرچہ پورا کیا جائے گا اس کے بعد اگر قرضہ ہے تو اس کو پورا کیا جائے گا پھر اگر وصیت ہے تو اس کو ثلث مال سے ادا کیا جائے گا۔ پھر منقولہ خواہ غیر منقولہ کو ایک روپیہ قرار دے کر اس کے ورثاء میں اس طرح تقسیم کی جائے گی۔

ورثاء: بیٹا مٹھو بیٹا میود بیٹی بھراں بیٹی بختاور

5آنہ4پائی 5آنہ4پائی 2آنہ8پائی 2آنہ8پائی

اس کے بعد حاجی مٹھو فوت ہوگیا جس کی کل ملکیت کو ایک روپیہ قرار دیا گیا۔

ورثاء: 2بیٹے۔ 2آنہ8پائی ہر ایک کو۔ اور آٹھ بیٹیاں۔ 10آنہ پائی مشترکہ اس کے بعد میودخان فوت ہوگیا جس کی کل ملکیت کو ایک روپیہ قرار دیا گیا۔

ورثاء: ایک بیوی دو بھتیجے

4آنہ 12آنہ مشترکہ

جدید اعشاریہ فیصد تقسیم

میت عبدالحکیم کل ملکیت100

2بیٹے 66.66 فی کس 33.33

2.بیٹیاں 33.34 فی کس 16.67

میت حاجی مٹھو کل ملکیت33.33

2بیٹے 11.11 فی کس 5.555

8.بیٹیاں 22.22 فی کس 2.777

میت حاجی میود کل ملکیت33.33

1 بیوی4/1 8.33

2بھتیجے عصبہ 25 فی کس12.5

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر580

محدث فتویٰ